جواب خواهند شد که عقاید و اعمال تا سزای شما این صورت گرفته عرض خواهند کرد که آن عقاید و اعمال آیا از ارادهٔ
تو بظهور رسیده بود نا؟ حکم خواهد شد که بیشک ارادهٔ من با قدرت و علم ست و علم من با مکان عالم و امکان (عالم)
ذاتی هست مجعول جاعل نیست لیکن زیرا چون معنی امکان اعتباری و اقتضی عدمی ست حاجت جعل
ندارد پس در آن وقت حجت بالغه ایتعالی را خواهند شد و دوزخیان شرمنده خواهند گشت و لعاین
اعقاب آن دوزخ بحسب ان مع العسر یسرا عذاب یعنی شیرین خواهند شد که سبقت رحمتی علی غضبی اینجا
بر ایشان ظهور خواهد نمود و چون امکان عالم ذاتی ست و وجود خیر محض و حق تعالی جواد مطلق پس
بحسب قول جنید رضی الله عنه لون الما لون انائه مطابق امکان عالم ایجاد فرمود و بحسب عقاید
و اعمال جزا و سزا و آخر کار یعنی جنت و دوزخیان را معلوم خواهد شد (لا) هیولی عبارت از ماده است
و حکمای یونان میگویند که در جمله عناصر شخص واحد ست و آنچه قابل آتش همون بشخصه قابل آب حکما اشراقیه
میگویند که از عرش تا فرش جسم واحد قابل اتصال و انفصال واحد ست و حضرات صوفیه میفرمایند
که قابل ارواح و عالم مثال و عالم اجسام همون نفس رحمن واحد ست پس اهل عقل پیرو یونانی حکیم
را در وحدت شخصی وجود جای تعجب نماند که تصور چنین کثرت بیشمار ظاهر ست و قول صوفیه
است که آن قابل واحد فاعل نیز هست و هم عالم والله اعلم بالصواب (ی) یقین آن نام
اذعانیست که طرف دوسش احتمالی ندارد فی الواقع پس اگر آن یقین بنسبت وحدت ذات حق و رسالت
ختم المرسلین علیه السلام باشد یعنی تصدیق کلمهٔ طیبه آن مسمی بایمان ست و در آن چند مراتب اند یکی
نفس یقین مذکور بشرط عدم استنکاف پس یقین همه با استنکاف از پیغمبر علیه السلام خارج
از ایمان شد دوم درجهٔ اسلام که با وجود تصدیق مذکور آوردن احکام اربعه ست سوم مرتبه
احسان ست و آن مرتبه در قرب نوافل بطور گویاست چنانکه در حدیث ست اعبد ربک کانک
تراه یعنی عبادت کن رب خود را گو یا تو بینی سینے خود سے تو نرفته است و آلات
رویت تو صورت حق گرفته چنانکه حدیث کنت سمعه الذی یسمع به دال بر آن است
و در نسبت قرب فرائض در حدیث عمر رضی الله عنه مذکور و در مقدمهٔ احسان وارد فان

لم تکن تراه نیز اگر تو نباشی ببینی حق را فانه یراک زیرا آن حق درین صورت ببیند ترا و به تفسیر تعبیر دیدن است چهارم مرتبه صریح الایمان است چنانچه از ابی هریره رضی الله عنه در باب وسوسه مشکوة مرویست که جاء اصحاب النبی صلعم الی النبی صلی الله علیه وآله وسلم قالوا انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا قال او وجدتموه قالوا نعم قال ذا صریح الایمان و این مقام مقام اثبات است که محدثین نافهمیده در باب وسوسه می نویسند و آن مقام از برکت صحبت حضرت صلی الله علیه وسلم صحابه درمی یافتند این مقام اثبات بود که بزرگ دیده استنفوه به آن بد متوجه بطلب خاطر شده حضور صلی الله علیه وآله وسلم دریافت نموده بودند و جواب نعم گفتند پس ارشاد شد که این صریح ایمان است و درین چند مراتبهاست از فنا و فنا و الفنا و قرب قرة العین جبانا که در نسبت فاروق وارد که الحق ینطق علی لسان عمر بن الخطاب والله اعلم بالصواب

تمت

قطعه تاریخ انطباع رساله هذا از تصنیف حکیم ... صاحب

چو شد مطبوع بهتر این رساله — عجب یک طرفه تاویلات راسخ — دم اتمام تاریخش نوشتم
به نهج حق تاویلات راسخ

اشتهار کتب جدید

حقانیت اسلام اس رسالہ مصنفہ حکیم محمد حسن صاحب میں ایک عیسائی کے نہایت اہم و مشکل بارہ سوالوں کے جواب اردو میں ہیں جو بموجب تحقیق جدید عمدہ طرز پر لکھے گئے ہیں قیمت فی جلد ۳ ر

رسالہ قسمہای قرآنجید جسمیں قسمیں مثل واللیل والشمس وغیرہ قرآنجید میں ہیں اونکی تفسیر ڈھنگ سے بیان کی ہے اور ایسے مطالب لکھے ہیں کہ آجتک کسی مفسر نے نہیں بیان کئے ۲ ر

ہشت کونسل مباحثہ ہشت مذاہب

فلسفہ مسلمان ۔ **فیصلہ ہائی کورٹ آسمانی عیسائی** ۱ ر

مسلمان کا مباحثہ ۔ **اعجاز عیسوی** ۔ رد نصاریٰ ہے ۱ ر

متعلق یہ پہلی کتاب ہے جس زمانہ میں مولوی رحمة اللہ صاحب اور پادریوں کا مباحثہ آگرہ میں ہوا تہا اسوقت یہ کتاب تصنیف ہوئی تہی آجتک کسی پادری سے اسکا جواب نہ ہوا قیمت اسکی ۸ ر

ابطال التثلیث مصنفہ ایضاً ۳ ر

در مطبع رضوی دہلی باہتمام سید محمد حسن طبع گردید فقط

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

تفصیل ازدیں نان رسالہ عجیب و غریب ببیان معراجہائی دوازدہ گانہ مسمی بہ

مِعْرَاجُ الرَّسُوْل

مصنفہ فاضل اجل و محقق بے بدل جناب حکیم مولوی سید محمد حسن صاحب

بمطبع دبدبۂ محبوبی باہتمام مرزا آلتمش بیگ مہتمم مطبع مطبوعہ معقول حیدرآباد دکن
گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مثنیاً و مصلیاً و مسلماً

بعد حمد و ثنا ے خدا و درود و سلام مصطفیٰ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ اس زمانہ تحقیقات جدید مین اعلم خواص مثل جغرافیہ و ہیئت کی تدقیقات بدرجہ غائت پہونچی ہے اور جغرافیہ جدید سے زمین کا منطقہ تقریباً چوبیس ہزار میل کا یونانی تحقیق و اہل اسلام کے علما کی دریافت کے مطابق محقق ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ چوبیس گھنٹے رات دنکی ہوتی ہین وہی خط استواء پر ایک ہزار میل کی شرق و غرب کے فرق پر ایک گھنٹے کا فرق پڑتا ہے اور اسمانونکی تارون کے عجیب عجیب تدقیقات اب ہوے ہین کہ یونانی جو زہرہ و عطارد کی آسمان ثابت کرتی تھی اونکی غلطی ظاہر ہو گئے کہ کبھی وہ آفتاب کو کاسوف ہوتے ہین اور کبھی

آفتاب

آفتاب اُنکو پس تو تو اُنکی آسمان آفتاب کے آسمانکی اندر غلط ٹھری پس اس
بنا پر کالج انگریزی و پادری و نیچریونکی طالب علم اہل اسلام کے مسئلہ معراج پر طرح
بطرح سے معترض ہوتے ہین جیسی زمین کی طول کی نسبت جو حدیث مین پانسو سال
کے راہ بیان کیگئی ہے معترض ہین کہ کل آٹھ ہزار میل کا اسکا محور ہے پس پانسو
سال کے راہ کے حسب حدیث کیا معنی اور اس زمین سے دوسرے سات زمینون
و آسمان مین پان پانسو سال کا فرق کیسے درست ہوسکتا ہے کہ فقط سورج تک زمین
سے گیارہ کرور میل کا فاصلہ ظاہر ہوا ہے اور زمین کی شکل حسب آیت قرآن
و ہم من کل حدب ینسلون کی کردی ہے اور اوسکے مضطربانہ حرکت پہونچالی متزلزل
تحلخل و تکاثف کے سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کرہ نے جسوقت شعلہ زن ہوتا ہے
یا سخت سردی سے زمین کی اجزا متکاثف ہوتے ہین بناچار حرکت مضطربانہ کرتی
ہے نہ آنکہ ایک سینگ سے دوسرے سینگ پر گاوزمین اوسکو رکھتی ہے اور
نہ گائی کا قیام مچھلی پر ہے اور مچھلی سمندر مین اور زمین کے مچھلے کی سرد و گندہی
اور دونو بانو سمندر رسے کہلے ہوے ہین اور جبکہ زمین کا یہہ حال ہے آسمانون
کی تحقیقات کیسی مانی جاسکتی ہے جسمین آدم و موسے و عیسے و ابراہیم وغیرہ کی
ملاقات ہوئی اور معراج مین بہت کچھہ بیانات ایسی ہین جسمین سوای تمکین دلی
کے اہل اسلام کا جواب ندارد ہے اور ایک نمونہ کے طور پر قیامت کے
حال پر تمثیل لاتے ہین کہ اہل اسلام مین عذاب قیامت جیسے بیان کیا گیا ہے ویسی
عذاب قبر جسمین کافر مردے کی ایک پسلی کی ہڈی دوسری پہلو مین چلی جاتی
ہے اور اہل جنت کے لئے ستر در ستر گز کے وسعت کا بیان ہوا ہے پس
اوسکی لئی نصارے یا یہود یا اون ہنود کے قبرین جو دفن کرتے ہین ہم تازہ بتازہ
کہلوائی دیتے ہین اونکی ایک پہلو ہرگز دوسرے پہلو مین نہ ملین گے اور ایسا ہی

اونکی مردے کے چھاتی پر ... رکھی دیتے ہین پس درصورت ایک پہلو کی دوسری
پہلو مین آجانے سے ضرور گرینگی پر بہت سے قبرین کہلی ہوئی دیکھی جاتی ہین کہین یہہ
امر مشاہدہ نہین ہوتا اور مدعے پر لازم کہ دکھلا دی اور اہل اسلام کی دس گز مربع
قبرستان مین ایک مسلمان کی مردہ کو اسی طریق سے ہم جبکہ دفن ہوتا دیکھین کہ
وہ وسط بہت سی مردون مین ہو پس ستر در ستر گز اوسکی قبر کی وسعت کیسی متصور ہو سکتے
ہے اور جب کہ زمین کا منطقہ تقریباً چوبیس ہزار میل کا ہے علی ہذا عرض زمین کا حال
ہے چنانچہ خود اہل اسلام اوقات نماز کے نسبت اوسکے عرض کے تشریح کرتی ہین
اور گو بارہ دربند ضرور ہین لیکن وہ زمین جابلقا وجابلسا مواجی جسمین بارہ بارہ ہزار دربند
ہین جنکے ہر دربند مین بارہ بارہ ہزار آدمیونکی وسعت کے دروازہ ہین اہل اسلام بیان
کرین کس مقام پر ہین اور نیل و فرات کی مبدء و منتہا دریافت ہین پس ساتوین آسمان
کی اوپر ... درخت طوبی کل بہ جسکی اونکا نکلنا ظاہر ہوا ایسے خلافیات کیسی قابل
تسلیم ہو سکتے ہین گو فرض کیا گیا کہ اوسکے بیچ پانی کے سے کان اور پھل مثل ماٹھہ
ہون اور وجود آسمان بھی فرض کیا جاوے حالانکہ عطارد کے کاسف ہونے سے سورج
کو اور سورج کی کاسف ہونے سے عطارد کو ظاہر ہوا کہ آسمانونکا وجود اوس طریق سے
نہین جیسے یونانی قائل ہین بلکہ آسمان نام خلا کا ہے جسمین سورج مثال ہزارہا ثوابت
ہین اور اکثر ہر ثابتہ سورج مثال ہے اور سورج زمین سے زیادہ گیارہ لاکھ حصہ ہے او
اوسکے گرد جیسے سیارہ بہت سے ہین ویسے اونکی گرد متصور چنانچہ زمین بھی آفتاب
کا سیارہ ہی جیسے جملہ اور دلائل سے ایک اوسکے حرکت کے یہہ دلیل ہے کہ پتھر جو
اوپر زیادت میل کی سبب نیچی گرتا ہے شرق مین پڑتا ہے اور دوسرے بہت کچھ ثبات
ہین کہ اکثر طلبۂ مدارس اسلامیہ نے باوجود اسکے کہ انگریزی زبانون مین بیان کئے گئے ہین
نہین دیکھی کیونکہ اپنی قدیم شنیدہ پر مثل ہنود کی تحقیقات جدید کی طرف اونکو مطلق

توجہ نہین اور وہ فائیت ہین بین اوسکو وہ حاصل سمجھتے ہین اور بیان فرما دین
کہ اونکی ساتون آسمان شداد اس صورت مین کہان گئے ذرا ہوش پیدا کرین
اور آٹھوین آسمان کی طوبی سے نیل و فرات کے مبدٔ بتاوین جیسے مذکور ہوا اور
طلبہ نیچری صرف عالم حواس ظاہری سے اکثر آشنا ہین دوسری عوالم سے اونکو
خبر ندارد کہ عالم مثال ارواح و معانی سے محض بیخبر اور بلا دلیل اونکی منکر اور حضرات
انبیا اون عالمونکی خبردار جسمین مشاہدہ فرماکر ارشاد کرتے ہین اور کبھی اونکی پیشین
گوئی غلط نہین ہوتی جیسے دوسرے مشاق اشخاص سے کبھی غلط و کبھی صحیح ہوتی
ہے جو ممارست رشتہ سے کرتے ہین گو قول حضرات انبیا مین تشبیہ ہو مگر راست
ضرور ہوتا ہے چنانچہ فصل ۲ و ۷ و ۸ و ۹ دانیال مین اوس عالم کی مشاہدہ
سے بخت نصری و کیانیہ ذو القرنینی و سکندری ذو القرنی و رومیہ اونکی دس
شاخ و گیارہوین مرقلی کو کیسی کیسی تشبیہات مین بیان کرکے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کو کیسے کیسے عمدہ صفات سے بیان کیا ہے تا آنکہ اوسکے تفسیر مین
بھی تشبیہات باقی ہین ایسلئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر بیان صاف صاف
ہین اور چونکہ نبوت ختم ہوگئی پس علماء امت کی فہم کے لئے بعض امور اوس
عالم کی بلا تعبیر رکھی گئی تاکہ اونکا مرتبہ نافہمون سے زیادہ ہو اور ظاہر ہے کہ جب
حقیقت مہجور ہوتی ہے مجاز اوس مقام پر مستعمل ہوتا ہے اور پانسو سال کے
راہ محاورہ زیادت سے ہے گو اوس سے کم ہو یا زیادہ پس زمین و آسمان
کی فاصلہ و وسعت مین اوس محاورہ کی رعایت ہی اور تغلغل و تکاثف عالم
مثال مین دو حالت دو قرن کہے مادۂ زمین کے ہین اور مادہ گاو سے معبر
اور گاو کا قیام اوسکے کرویت پر قائم ہے جو مچھلی و سمک سے معبر جسکا ایشیا
و دکن ہی افریقہ فرنگستان اور دو پانو جنوبی و شمالی امریکا ہین اور بقیہ جزائر

اوسکے پر ہین اور آسمان کی تحقیق آیندہ آتی ہے اور عالم قبر کا عذاب بقول امام
غزالی عالم مثال مین ہے علے ہذا اوسکے وسعت کا حال ہے اور لذت و دکھہ
مناسب و منافی کے دریافت سے ظاہر جو کسی عالم مین ہو کیا بخار صفراوی و
سوداوی والے کو ان مواد کی کثرت سے جو خیالات پیدا تکلیف دہندہ ہوتے
ہین تکلیف نہین ہوتی علے ہذا مبشرات سے لذت پیدا کیا نہین ہوتا باوجودیکہ
علایق جسمیہ مین مبتلا ہوتا ہے پس جبکہ تجرد علائق سے ہو اوس مدرک کو جو ہوا
مین پہلی پہنا ہوا تھا اوسکو قبر یا چہ یا دخمہ مین لذت اور رنج مناسب و منافی
سے ہونا کیسے جلے تعجب ہے پس اہل اسلام کے مردے کو جنت کی وسعت
اوس عالم مین اور کافر کے ایک پسلی دوسری مین آجانے قریب قیاس ہے
کہ پہلا دنیا کی دوزخ سے جنت مین گیا دوسرا دنیاوی جنت سے دوزخ رسیدہ
ہوا ہے قیامت کی احوال اوسکے دروازہ مین ہمکو حضرات انبیا نے جبکہ پونچایا
شہر جنت مین ہمکو شک نرہا اور دروازہ قیامت کا یہہ تھا
تین خروج لکھی ہے ایک فتح ... تھا ور ... بغداد سے آرمینہ و آذربیجان
کی وسط مین ذوالقرنین نے باندہی تھی جو بقول صاحب ... عشرہ ہمدان سے
تا دریائے گیلان دیڑہ سو فرسنگ کے کوہ قاف کے پاس دمس کے جنوب مین
ہے اور بقول صاحب لغت عیاسے وہب بن منبہ ... حدیث کے جیسی تاریخ
الجمان و معالم مین ہے سد مذکور تارہ و تولی و تمسک کے پاس کوہ یرال مین تھے
جو بقول قیل بغداد سے کی منتہا شمال ربع مسکون مین ساتوین اقلیم سے تا عرض
چوراسے مین ہے جسکی شرق مین ترک اوس سے ترک کیے گئے ہین اور غرب
مین اوسکی مملکت روس ہے اور جو کوئی اسطرقان سے جاوے بقول مسالک
الممالک کے کوہ یرال پر غرب کے جانب سے وہی مقام ملے اوسکی شکست

سے خبر پہنچنے قرآن و حدیث مین دیگئی تھی پھر آخر وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم مین حسب
روایت صحاح ستہ کے جو ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے شکست ہو گئی اور
دوسرا خروج ہزار سال بعد خداوند چار یار رضی اللہ عنہم کے تھا جیسے احادیث مین ہزار سال
بعد قیامت کا آنا لکھا ہے وہی فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات مین خداوند چار یار کے
یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہزار سال بعد یاجوج والے روس و ماجوج اہل جرمن
مین شوکت لکھی ہے چنانچہ بدستور فرمودہ مشاہد ہے یہہ قیامت اوسطے جو قیامت
کبری کا دروازہ ہے ظہور مین آئے جنکا زور سمندر و پہاڑون پر مشاہد اور باقی
حالات اونکی عالم مثال کے لطور تشبیہات کے اس عالم مین صاف ظاہر جیسے
رسالہ آگہی نامہ مین ہمنے کتب مجموعہ عتیق توریت و متوسط انجیل و قرآن جدید و جدید
فارسیون و کتب ہنود سے مفصل لکھے ہین اور تیسرا خروج بعد تالیف آوری
بار دگر مسیح مین ممالک مقدس پر ہونا ہے جسکے آثار ظاہر اور جبکہ ہم قیامت کے
دروازہ مین آگئے پس شہر قیامت مین ہمکو کچھ شک باقی نہ رہا نا واقف اہل اسلام
خواب خرگوش مین پڑے ہین جنکو واقفیت جغرافیہ و تفاسیر سے نہین حالانکہ
سد کی مقام اونکے تفسیرون مین مقدسین اہل اسلام نے لکھے ہین پس وہ
اگر ممکن و لا بعد سے احتمالات نکالین معذور ہین گو اسمین ہم کچھ نہین کہسکتے کہ
جیسی یاجوج و ماجوج کی حالات تشبیہون مین تھی بہت کچھ امور قیامت کی
بھی تشبیہات مین ہون مگر اونکے آنمین کسی طرح کا تردد نرہا اور اسمین شک
نہین کہ جابلقا وہی مملکت بلقان قسطنطنیہ مین شہر جابلیاق ہے اور بلنسیہ
اسپین وہی جابلسا اور جیسے یورپ مین سے یہہ مملکت والی حسب حدیث
ایمان لاسکے جو پیشین گوئی حدیث مین مذکور ہوی تھی اور اون مین آبادی
بکثرت ہی پس اوس عالم کے مشاہدہ مین جیسے فصول دانیال مین بہت

کچھ تشبیہات ہین پر وہ امور اس عالم مین ظاہر ہوے ویسی ہی حدیثین
مذکور ہوے ہین اور مسلمانون مین سات آسمان یونانی طریق سے نہین بلکہ آسمان
پائین اوس مقام پر ہے جہان مصابیح روشن سے زینت ہے اور حکمت
جدید والی اس میدان مین جہان تارے ہین قلت وکثرت روشنی سے کچھ درجات
کے قائل ہین اہل اسلام سات درجات کے قائل جسمین ثبوت شدید ہے اور قرآن
شریف مین آسمان جالدار کے قسم اس مقام سے ہے جیسے فرماتا ہے والسما
ذات الحبک پس کہین جال کی طور پر میدان خالی وکہین تارے ہین البتہ وہ ملائین
جو ارسطو کی امت مین ہین اور اوسکی تقلید اونکی گردن مین ہے اونپر عطارد کو
آفتاب کے کاسف ہونی سے اعتراض ہے نہ اہل اسلام پر اور رجعت آسمان
اور بعض دوسرے امور کی تاویل ممکن جیسے دوسرے امور مین علما اسلام
بہت کچھ کرتے ہین اب رہی معراج کی نسبت جو آسمانون پر صعود حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی نسبت وارد ہے اوسکی بابت فقیر کے ہمشیرہ زاد مظہر الہادی مجھسے
مستدعی ہوے کہ معراج کے متعلق بعض اہل نیچر کو سخت اعتراض ہے اور اہل اسلام
بھی بعض خواب وبعض بہ بیداری وبعض دوسرے امور مین باہم نزاع رکھتے
ہین پس اگر ایک رسالہ مختصر معراج کے حالات مین لکھا جاوے جسمین اونکی
شبہات کا دفعیہ واہل اسلام کو تسکین اور خلاف کا رفع ہو جاوے بہت
مناسب ہے نظر بران اونکی اقتراح ومزید طلب کے وجہ سے یہہ رسالہ مسمی
معراج الرسول لکھا گیا اور چونکہ اسمین معراج حضور نبی سبتے صلی اللہ علیہ وسلم
کا حال لکھا جاتا ہے جو ہزار سے تم یعنے مغنم مین زمانہ آدم سے موعود ہین جسکے
لیے سبت کی تعظیم ہوئی پولوس نامہ عبرانیون مین ہے اور اوسکے حد فصل
۴ و ۲۰ مکاشفات سے ظاہر ہوے پس اس مقام سے سنین نسخہ توریۃ

یونانیہ آدم سے تا ولادت حضرت ابراہیم اور سنین نسخۂ توریۃ عبرانیہ ولادت حضرت ابراہیم سے تا ولادت باسعادت حضور صلے اللہ علیہ وسلم صحیح ہین اور کتب احادیث سے بارہ معراج حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مشہور ہین اگرچہ ہنوز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج و ترقی روز افزون ہے پس بارہ بابون مین اونکا ذکر مناسب ہے پس یہہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ مشتملہ سات تنبیہ و بارہ باب پر۔

(مقدمہ)

تنبیہ اول۔ بیان ایجاد عالم مین بطور حضرات صوفیہ کے مخفی نہ رہے کہ ذات حق ہستی مطلق ہے کیونکہ حق محتاج الیہ کل وہی وجود واجب الوجود جلّ پس وہی اپنی تجلی سے قابل یعنی رحمن ہے اور وہی اپنے تجلی سے صاحب اسماء رحیم اور بعد تجلے اسم رحیم کی تجلی بعالم معانئے واعیان اور بتوسط تجلے اس عالم کی متجلی بعالم ارواح ہوا اور قبل از عالم ارواح مراتب عقلی ہین پر واقعی اور عالم ارواح مین اول ہے اول ایک عظیم الشان روح ہے جسکو اللہ درب کہتے ہین جیسے آیت یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا و آیت وجاء ربک والملک صفا صفا اسکی دلیل اور یہود ونصاریٰ سے اوسکو اللہ کہتے ہین اوسیکے نسبت الھنا والھکم الہ واحد وارد کہ ہمارا اللہ اور تمہارا اہل کتاب ایک ہے یہہ عالم کی افق اعلے مین ہے کہ اس سے بڑھ کر عالم کثرت وجود مین دوسرا نہین اسکو عقل اول و نور محمدی و رب وامر رب بہی کہتے ہین جسکے صف مقربین کے آخر مین جبرئیل عالم عالم شہادت افق مین یعنے ظاہر شہادت مین ہین اور روح موصوف حسب روایت مرتضوی وجہہ کے ستر ہزار یعنے بکثرت وجوہات سے متجلے ومتمثل کہ ہر وجہ ملک مہیمن ہے اور ہر وجہ متجلے ومتمثل بستر ہزار لسان سے ہی یعنے جیسے وجہ سے شخص دریافت ہوتا ہے ویسے زبان سے اوسکا حال کھلتا ہے اوس اور

سے روح کا ظہور وجوبات یعنے ملائک مہیمنہ سے آئے و ملک بہمن کا ظہور کر دیہ سے جو
لسان معبر ہین اور ہر لسان ستر ہزار لغات سے متکلم اور ہر نعت مین کلمات گوناگون
گون سے تسبیح کرنیوالا کہ تا قیامت اوسکی تسبیح سے ملائک جزئیہ کا ظہور پس عالم
ارواح و ملائک جند مجندہ ہی اور یہہ عالم چونکہ اجزاء لا یتجزے سے مبرا ہے جنسے جسم
کی ترکیب ہے جو کسری و نگی تقسیم قبول نہین کر سکتے گو فرضے دو ہی اون مین ہو سکی
ہے پس زوال سے پاک پس کمال لطیف ہین حق یہہ ہے کہ رویت بصر سے
پاک اس مقام سے قرآن شریف مین بہ نسبت اوس روح کی وارد لا تدرکہ الابصار
وہو یدرک الابصار کہ نہ ادراک کرین اوسکو بینائیین اور بینائیون کو ادراک کرے
کہ ادراک بصر رویت سے عبارت ہے جسمین شرط مقابلہ ہے اور اس مقام سے حدیث
مین آیا ہے نورانی اراہ کہ وہ نور ہے یعنے کمال لطیف کیسی اوسکو مین دیکھون
اور اس مقام سے صدیقہ کا مطابق آیت مذکور کے ارشاد کہ جو کہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا اوس سے میرا روان کھڑا ہوتا ہے البتہ پردہ سے
اوسکے تجلے کی رویت سے کہ حضرت ام المومنین قائل جو متمثل ہو جاوے جیسے طور
پر متمثل ہوا اور قیامت مین ہوگا جسکے تحقیق آیندہ آتی ہے کہ ہر چند اہل کتاب قیامت
کی اقرار ہیکے سبب تناسخ وجہ کے معتقد نہین کہ ایک روح ایک جسم سے علاقہ چہوڑ
کر دوسری جسم مین دوسرا حیوان بنجاوے وہ بہی اس عالم شہادت مین کر
تمثل ہکے قائل کہ کوئی روح باوجود اپنے تعلق سابق کی باقی رہنے کی دوسری
صورت پکڑلی یا دوسری جاندار کے صورت مین بار رہو پس تمثل و برزخی
قائل ہین جیسے سید علی ہمدانی کی دعوت چالیس مقام پر ہوئی اور اپنے مقام پر
بیٹھی رہنکی باوجود چالیس ڈولی مین بیٹھکر چالیس مقام پر دعوتین کہائین اور چالیس
غزلین کہین کہ ہنوز وہ متواتر موجود ہین اور ادریس باوجودیکہ جنت مین ہین اور

ساتواسے کے بصورت الیاس بازرہوے اور کتاب ملاکی مین صدہا سال الیاس کے
رفع کئے گئے پہر الیاس و مسیح و نبی اعظم کی خبرہے اور ظاہر ہے کہ متمثل و متمثل بروز
و بارز مین ہرچند کمال توحد ہے لیکن زوال تمثل و موت بروز سے متمثل و بارز مین فرق
و نقصان نہین آتا اوسکی مثل ایسی ہے جیسی خیال ناقص مین آسکتا ہے کہ مین چند
مقام پر ہون مگر چند مقام پر نہین ہوسکتا اور کامل جب خیال کری اوسکی خیالی صورتین
ظہور پکڑتے ہین پس اسی صورت سے طور پر روح موصوف کا تمثل ہوا اور موسے کو
رویت کی سوال کا موقع ملا اور موسے کو حسب توریت فرمایا کہ تو رخ نہ دیکہیگا پر پتہر
مین سوراخ کرکے ہتیلی رکہے دیتا ہون جب نکلون تو ہتیلی اوٹہا دونگا اوسوقت تو پشت
میری دیکہنا پس پشت سے دیکہا موسے بیہوش ہوگئے اور موسے کو یہہ معراج
ہوئی فرمایا کہ تو جو یہان دیکہہ رہا ہے یہہ نمونہ ہے اوس تجلی کا جو ہزار ہفتم مین
بروز بصورت نبی امی اسماعیلی فرماوینگے پس اوسکا نمونہ صندوق سکینہ مین
موسے نے رکہا جس سے انبیا سے کلام ہوتی تہی پس اس بنا پر جبکہ یحیی آئے اور
یہود کو گمان الیاس کے آنے کا بطور جنم کے بالعینہ تہا پس یہود نے اون سے
دریافت کیا آیا تم الیاس ہو یا مسیح یا وہ نبی یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پس
یحیی نے بنظر اسکے کہ وہ بطور تناسخ گمان کرتی تہی بالعینہ جنمین مطلق فرق نہو انکار کیا
اور مسیح سے جو دریافت کیا کہ آپ کون ہین جواب دیا مسیح ہون پس یہود نے
کہا کہ مسیح کا آنا موقوف ہے الیاس کے آنے پر مسیح نے جواب دیا کہ یحیی
وہی یعقوب الیاس تہا یعنے بروز الیاس پس اس مقام سے الیاس حسب قرات
قرآن اور یسین سے ہین اور ریحے الیاسین سے اور شب معراج مین ادریس نے
مثل موسے و عیسی و یوسف کی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو برادر و نبی کہا
اور مثل آدم و نوح و ابراہیم پسر و نبی نکہا عبداللہ بن عباس و عبداللہ

بن مسعود اسی مقام سے حدیث معراج مین مراد ادریس سے الیاس رکھتے ہین اور تمثل ارواح کی یہود اور نصارے اور اہل اسلام تینون قائل ہین جیسے فتمثل لہا بشرا سویا وارد ہے اور سفید پوش کے صورت پر جبرئیل کا آنا احادیث مین مجمع صحابہ مین وارد ہے پس اسی صورت سے روح اعظم کی رویت رویا مین حسب فصل ۱۲ کتاب مکاشفات کے یوحنا حواری کو ہوی کہ اوسکی مطابق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت پر اور حملہ چار عرش اسد بکر ذی النورین عقاب کے بروز اسد اللہ و ابوبکر و ذی النورین و فاروق کے صورت پر ہوسے الحاصل رویت عالم ارواح بدون تدلی و تنزل کے نہین ہوسکتی اور بصورت تدلی بعالم مثال یا شہادت ممکن کیا بلکہ واقع ہے اور بنظر عروج کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد من رانی فقد رای الحق چہ جائیکہ آپکو رویت حاصل ہونی بعید ہو پس اس مقام سے ابن عباس کا قول ہے افسوس کہ نور نے نور کو دیکھا پس اہل جنت مثل شمس نصف نہار و قمر بدر کی طور پر بالمشافہہ دیکھینگے پس باوجودیکہ اپنے ذات مین پاک جہت سے ہے پر وہی ہر جہت مین مرئی ہوگا پس دراصل صدیقہ و ابن عباس مین نزاع لفظی تھی اس مقام سے ظاہر کہ ارواح کے عالم کی تجلے عالم مثال ہے جو اہل کمال کو بہنگام لطافت و عروج مین دریافت ہوتا ہے اکثر کو خواب مین و کبھی بیداری مین جیسے دانیال کی کیسے کیسے تشبیہ کے ساتھ خواب اور کیسی صحیح ہین اور کیسے تشبیہات مین ہین و چونکہ اس عرصہ مین اونکی کتاب کے ترجمہ بہت سے زبانون مین موجود ہین حاجت نقل عبارت نہین بالخصوص چارون بادشاہت بخت نصری و کیانیہ و سکندری و رومیہ کا حال اور اونکی دس شاخون و گیارہوین ہر قلی کا کس کس تشبیہ سے ہے اور دولت اسلامی کو خدا کی بادشاہت کہا گیا ہے جسکو مسیح نے بکثرت امثال بیان کیا اور فصل ۲۰ مکاشفات مین ہزار سال اوس بادشاہت کے زمانہ کو یون محدود کیا کہ اول

ہین اوسکے خداوند چار خلفا ہون اور ہزار سال تک اوسکا زمانہ خوبی سے رہی
اور ہزار سال بعد اوسکے یاجوج دالی یعنی یاجوج ماجوج مین روز پیدا ہونگے دریا
مثال ہون پس کیسے کیسے تشبیہ سے اونکی حالات مشاہدہ کرینگے. اوس عالم
سے بیان کیئے کہ بظاہر ردبس وانگریز نکلی الحاصل اس عالم کی وسعت ایسے
ہے کہ عالم جسمانی اوسکے مقابلہ مین ایسا ہی جیسے حلقہ صحراے لق ودق مین،
اور اوسمین زمانہ کے گذرنیکی وہ حالت جو انگریز اپنے تاریخون مین شاہ مصر
مسلمان کے مسلمان کا قصہ نقل کرکے تعلیم مدارس مین کرتے ہین کہ ایک بادشاہ
مصر کو تردد معراج مین تھا کہ اچانک ایک حکیم آیا اور رفع استبعاد کی واسطے طشت
پر آب طلب کرکے بادشاہ کا سر پکڑکے غوطہ دیکر نکال لیا بادشاہ سخت غصہ ہوا
اور کہا کہ بارہ سال کمال تکلیف کے بعد زمانہ راحت مجھکو ملا تھا کہ تو مجھکو یہان
لے آیا پس حکیم موصوف نے جواب دیا کہ حاضرین مجلس کے روبرو صرف
آپکا سر پکڑکر غوطہ دیکر نکال لیا ہے اوسوقت معراج کی تصدیق ہوئی اور بادشاہ
کا غصہ ہونا دلیل اوسکے صحت مشاہدہ کی تھی جو برسون اوسکو اوس عالم مین
تکلیف پہونچی پس واضح ہوا کہ دم کے دم مین اس جہان کی وہان ہزارہا
سال کے سیر ہوسکتی ہے علے ہذا چھوٹی شے بڑی وکم بکثرت معلوم اوس عالم مین
ہوسکتی ہے جیسے حدیث مین دربندونکا مشاہدہ ہے کیا عام شخص کو خواب مین
دم کے دم مین سیر عجائبات کے نہین ہوتی جو عالم دنیا مین اوس مدت مین کبھی
نہوتی لیکن حضرات انبیا کی رویت راست درست آتے ہی گو کیسے ہے تشبیہ کے
سات کیون نہو بخلاف دوسرونکے رویت کے کہ کبھی اونکی اصل ہوتی ہے
وکبھی محض اونکے خیالات کی تراشیدگی سے یا مادہ کے غلبہ سے پس عالم مثال
محض خیالی نہین ورنہ حضرات انبیا کے خواب جیسے دانیال واشعیا ودیگر حضرات

کے جو سراسر مطابق ہین کیسی صحیح ہوتے بالخصوص جبکہ وہ پیشین گوئیین مخالف پاس ہون جسمین دوسرے قوم مخالف کی مدح ہو۔ والفضل ما شہدت بہ اعداء قول عرب مسلم و معتقد علیہ ہے لیکن باوجود اس کثرت و وسعت کے اس عالم ہین وہ روشنی نہین کہ محسوس ہو اس ظاہر عام کو ہوسکے پس سدرہ کی اصل اس مقام سے دریافت کرنی چاہیئے کہ دنیا مین ایمان کے مثل طوبی کا درخت حسب قرآن ہے جو سدرہ کے ہی یعنی اوس عالم مین وہ ایک درخت ہے جسکے تشبیہ قرآن مین شجرہ طیبہ سے ہے پس وہ درخت طوبی ہے جسکے بیخ زمین دل مین ہے اور شاخ اوسکے آسمانون مین ایسے بڑے پہل و پتوں کے ساتھ ہے اعنی ایمان ہے کہ اگاہی زمین قلب مین اور چڑہا ہے سبع سماوات تک جسکے جڑ جنت ہے پس وہ اوسکے پاس ہے اور اوسمین پہل بڑے بڑے لگے ہین اور پتی اوسمین بڑے بڑے ہین اور نیک اعمال سے طرح طرح کے رنگ سے مزین ہے اور دو ندین اوسکی تصدیق و تلفظ مثل نیل و فرات کے سیراب کرنے والی اور دو اوسکے باطن کی ندین جنت مین اونکا ظہور اس بیخ سے ہوگا غالباً وہ احسان و صریح الایمان ہین جیسے شرع کی صورت جسکے مسائل باریک تر بال و تیز تر تلوار سے ہین قیامت مین صراط کی صورت پکڑیگی جیسے فتوحات مکیہ مین ہے پس وجود جنت بیشک اوس عالم مین موجود ہے گو ہمکو ظاہر قیامت مین ہوگا۔ الحاصل چونکہ اس عالم مین وہ روشنی جو حواس سے محسوس ہوسکے نہین پس اس روسے وہ ظلمت مین ہے اس مقام سے رزین رضی اللہ عنہ نے جو مضمون اینما تولوا فثم وجہ اللہ سے واقف تہے اور عالم جسمانی بہ نسبت عالم روح و مثال کے جواہر کے عالم ہین خلق گنا جاتا ہے وگرچہ وہ بہی مخلوق ہین حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حق قبل از خلق خلق کہان تہا فرمایا عما مین ہو بمعنے ظلمت ہے اور اوسکے لطافت کے بابت

فرمایا کہ نہ نیچی اوسکے ہوا ہے نہ اوپر یعنے ہوا کے عالم سے بھی پاک ہے اور حاکم
اس عالم کا نام اسرافیل ہے جنکا رتبہ جبرئیل سے بزرگ ہے اور جبرئیل حاکم عالم
جسمانی ہین کہ غیب سے بزور خدا شہادت مین لانے والے اور اوسکے لئے
دو ملک عظیم میکائیل موجب حیات و عزرائیل موجب ممات درکار پس جبرئیل افق
مبین یعنے عالم ظاہر کا مبدء ہے الحاصل خدا تعالے نے عالم مثال کو ظاہر کرنا چاہا
پس اولا ہبا بروز یعنے بزمانہ اول اجزائے ومقرا طیسے کی صورت پر ارواح
جزئیہ نی تمثل پکڑا اور ارواح کلیہ کے ظہور کے لئے اونکی ترکیب درکار حسب مراتب
ہوئے پس اونکے مادہ ثقیل ولطیف کو جدا کیا جو زمین سارے عالم کی تھی پیدایش
بروز دوم ہوئی پس لطیف سے اوسکے سات درجات کئے جو سبع شداد اپنے ثابتی
کے سبب سے ہین اور اکثر ثابتہ مثل سورج ہے جو زمین سے گیارہ لاکھ درجہ اس
وقت مین پیمایش سے ظاہر ہوا ہے کہ بعلم مثلث ہوی ہے جسنے طلبہ مدارس
اسلامیہ کمتر واقف ہین اور غیر لطیف سے سیارہ بنائے پس اون مین سے جو آفتاب
کے گرد ہین بطور زمین سات شرع مین ہین یعنے عطارد زہرہ زمین مریخ مشتری
زحل و ساتوان دوسری سیارات اس آفتاب سے مثل ارنیس وغیرہ کے اور
چاند اس زمین کا سیارہ ہے اور حکمت حکیم کو غور کرنا چاہئے کہ اس زمین کے
لئے ایک چاند کافی ہے اور مریخ و مشتری و زحل کو اونکی دوری کے موافق
چند پس خدا تعالے نے ویسے ہی کئے اور جیسے اس سورج کی سیارہ ہین ویسے
دوسرے سورجونکی سیارات ہونگی خدا کی مخلوق کو کسنے حد کیا ہے اور ہر کرہ
کے لئے ایک وجہ روح اعظم کو حاکم کیا پس بناتات و حیوانات اس
زمین پر بنا کر عالم انسان کو پیدا کیا اور انسان مین انسان کامل بنایا جسمین ساری
جہان کے نمونہ ہین اور انسان کامل مین بصورت محمد وجہ اوسکے متمثل م بارز

جنکی ستر ہزار لسان سے ستر ہزار اہل جنت بحسب حدیث ایسے ہون کہ ہر ایک
کے ساتھ ستر ستر ہزار لغات اہل اسلام جنت مین بلا حساب وکتاب جاوین
جنپر حضرت ابراہیم و موسےٰ و عیسیٰ کو غبطہ ہو۔

تنبیہ دوم۔ مخفی نرہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا و آپکی امت
کا یہہ رتبہ ہے پس اس مقام سے نامہ عبرانیون مین پولوس زبور سے نقل کرتے
ہین کہ انسان یعنے داؤد و ابن انسان یعنے مسیح کا کیا رتبہ جو حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کے اوپر اونکو اختیار ہو بلکہ ملائکہ یعنے عالیہ کا آپپر دخل نہین پس جب اپنی
حقیقت کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم غور فرماوین پس اوس وقت مین وَمَا رَ
مَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی کی صفت ظاہر ہوا اس مقام سے فصل (۳۳) سفر مثنی
موسے مین محمد رسول اللہ کے تفسیر مین لکہا ہے کہ خدا آیا سینا یعنے مکہ مین
کہ سینا نام مکہ کا فصل ۴ نامہ گلتیون مین پولوس بتلاتے ہین جو مجموعہ انجیل مین
ہے پہر فصل ۳۳ مذکور مین ہے اور خداوند سعیر کرنے گیا سعیر کے اور یعقوبی
نسل سعیر نہ اسحاق مین حضور صلے اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ تشریف لیگئے پہر فصل
۳۳ مذکور مین ہے کہ اوتہرا صحراے فاران یعنے تیمہ مین جسکو طیبہ مدینہ طیبہ کہتے ہین
اور چار خلفا کی مثل فرماتے اور کتاب حبقوق نبی مین ہے کہ تیمہ مین صحرای فاران
مین خداوند ہزارون پاکون سے جلوہ گر ہوا پر نوبت اوسکے پردہ مین ستھے پس
بنا پر کے والون کو یہود مدینہ سنے قبل از ہجرت نبی سنتے امی کی یہہ نشان بتلائی
کہ تین سوال کرو اگر کسیکا جواب نہ دین جانو کیا نبی ہو گی دیگر تین مین سے دو کا
جواب دین و ایک کا نہ دین یعنے اوسکو در پردہ کر جاوین پس جانو کہ وہ
نبی موعود ہین کیونکہ وہ فصل (۱۸) سفر مثنے سے جانتے تھے کہ بظاہر وہ سنیے
مثل موسے ہونگے اور موسے نے پچھلے پہلی خبرین دی ہین پس ایک سوال

قصۂ اصحاب کہف سے کہ جو پہلے گذرا ہی اور نہ تورات میں اون کا قصہ ہی نہ انجیل میں اور دوسرا سوال ذوالقرنین
سے کہ جس نے سد یاجوج ماجوج پر باندہے تھے اور نبی اعظم کی امت پر اون سے آفت آنی ہے پس ضرور
ہی کہ نبی اپنی امت کو اونکے حال سے مطلع فرمادیں گے اور ایک روح موعود سے دریافت کرو جو کہ ظہور فرمانے والا
ہے - نکتے والوں نے جو سوال کیے دو اوّل کا جواب آیا اور روح کا جواب در پردہ ہوا کہ روح موعود امر رب
سے ہے کہ امر رب نام ہی روح اعظم کا تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا حال ہے اور یہ عظمت حضور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس زمین کی وجہ روح اعظم ہیں اور ہر نجم کے لیے
وجہ اعظم ہو پس اس مقام سے سورہ نجم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے جیسے ہم بیان کریں گے - بدیں وجہ
دولت اسلامی کتب متقدمہ میں بالخصوص صاحب وید و دانیال و انجیل میں بہ ابجا خدا کی بادشاہت سے معبر ہے
اور روح کی وجہ موعود ہونے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت قرآنی - و اوحینا الیک روحا من امرنا - دلیل ہی کہ اتاری
ہم نے تیری طرف روح عظیم اپنی امر سے +

تنبیہ سوم

جو اہل عقل کہ قدرت خدا کی بے شمار اور مقدورات حق سبحانہ کو بے حد سمجھتے ہیں اور اپنے زمانے کا مشاہدہ
بلکہ معائنہ کر رہے ہیں کہ کیسی کیسی صنعتیں مثل تار و ریل اس زمانے میں نکلی ہیں وہ ہرگز دوسرے امور میں
جن کو عقل تجویز کرتی ہے انکار نہیں کرتے کہ مطابق اوسکے وقوع میں آوے - پس اونکے نزدیک مسئلہ تجدد
امثال میں تردد واقع نہ ہوگا - جو آیت قرانی و ہم فی لبس من خلق جدید سے قیامت کے وجود پر سند لاتا
ہے کہ کافر منکرین قیامت خلق جدید سے اشتباہ میں ہیں تحقیق اوسکی یہ ہے کہ عام آدمی چراغ کی لو شام سے
جو صبح تک جلے ایک سمجھتا ہے پر محقق جانتا ہی کہ ہر دم میں نئی ہوتی جاتی ہے ایسے ہی دوسرے اجسام
کا حال ہی بالخصوص نامیات میں یہ امر ظاہر ہے کہ ہر وقت اوسمیں سے کچھ کم و زیادہ ہوتا ہے پس وہ بعینہ
نہیں رہتا پر تجدد امثال سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ سابق وہی لاحق ہی جبکہ اس قدر تحقق ہے تو تخت بلقیس
کے آنے کے دم کے دم میں شیخ محی الدین عربی نے یہ وجہ لکھی ہی کہ علم والے جنکو عمل میں دخل تام تہا
جیسے ہی آن فنا میں تخت عدم میں گیا اور جو اوسکے مثل وجود میں آنے والی تہی اوسکو اوس مقام پر ظاہر
نہ کیا بلکہ دوسرے مقام پر بطور ظہور کے آنے ہی حاجت عالم کی غائبہ اشیاء کی طلب میں ہوتی ہے

گر اونکو اس مسئلہ کا علم نہیں ہوتا۔ اس تعلم سے ابدال پل کے پل میں ایک مقام سے دوسرے مقام پر طے ارض کرتے ہیں۔ چنانچہ اس عرصے میں لندن و فرانس میں ایسے عامل بہت کچھ ہیں کہ اشیاء کو بلا قطع کیے مسافت کی قطع کی ایک آن واحد میں طلب کر لیتے ہیں پس براق کو قطع مسافت دم کی دم میں جہاں نظر پڑے وہاں قدم رکھے۔ کیا جائے تعجب ہے۔ گو ناواقف کے لئے مقام تعجب ہے۔ بالخصوص جبکہ اوس میں برق کی صفت ہو۔ کیا تار برقی لمحہ واحدہ میں ہزاروں کوس پہونچتا نہیں ✣

تنبیہ چہارم

عالم صغیر کے بیان میں

مخفی نہ رہے کہ جیسے عالم کبیر میں حق انا عالم رحمٰن قابل و عالم رحیم اسما و عالم اعیان و عالم ارواح و عالم مثال اسرافیل و عالم شہادت جبرئیل و عالم انسان میں تنزل ہوا ویسے انسان کامل میں بمقابل عالم شہادت اوسکا جسم ہے اور اوس میں مضغہ عالم بمقابل جبرئیل و بمقابل عالم اسرافیل عالم مثال کے فواد اور بمقابل عالم ارواح اسکے روح اور بمقابل اعیان کے عالم سر اور بمقابل رحیم عالم اسما کے خفی اور بمقابل عالم رحمٰن کے عالم خفی اور انا ہو مقید انائے مطلق کا مظہر۔ پس اہل کمال کو اس صورت سے حسب لیاقت عروج سبع سماوات پر ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ بالا آسمان ہے اور ہفت مراتب کے بعد مرتبہ ذات ہو کا ہے۔ پس یہ صورت سیر انفسی ہے اس مقام سے سرمد فرماتے ہیں ✿ ملا گوید احمد بہ فلک در شد ✣ سرمد گوید فلک در احمد در شد اور موسیٰ علیہ السلام کو عروج بہ سیر آفاقی غالب تھی جس سے طور پر تجلی ہوئی۔ اور مسیح کو سیر انفسی جنہوں نے ھو دیرینہ کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اکمل ترین ہیں دونوں سیروں سے موصوف اور دونوں تجلیوں سے متجلی ✣

تنبیہ پنجم

بیان معراج دوسرے حضرات انبیا میں

مخفی نہ رہے کہ معراج بمعنی عروج ہے اور ہر نبی کو اوسکے درجے کے موافق ایک وقت عروج کا ہوتا ہے پس حضرت آدم کو وہ وقت تھا جبکہ اونہیں درخت حیات نور محمدی رکھا گیا جس سے سارے جانداروں کے نام سکھلائے گئے۔ جیسے درس نہم فصل دوم کتاب تکوین سے ظاہر ہے۔

اور حضرت ادریس کو مقام عالی جنت میں ملا اور ملائک نے جو وہاں سے نکالنے کی تدبیر کی مرافعہ آپ کا حق کے روبرو پیش ہوا۔ آپ کی دلیل یہ تھی کہ جنت عالی سے جاکر واپس کوئی نہیں نکلتا۔ حق تعالےٰ نے انکی بات قوی رکھی۔ یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ جنت آدم وہ ہے جہاں نیل و فرات و دجلہ و جیحوں حسب حدیث مسلم و توراۃ کے ہیں۔ جہاں شیطان کا گذر ہو سکتا ہے اور خوف بنا رہتا ہے چنانچہ آدم وہاں سے خارج بھی ہوئے جیسے امام بلخی و امام قشیری اہل سنت و بہتر فرقہ دوسرے اہل اسلام کے اور نصارے و یہود کا مطابق توراۃ کے قول ہے اور حضرت نوح کو وہ عروج کا وقت تھا جب کہ حسب توراۃ عہد دائمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل از طوفان خبر دی اور حضرت ابراہیم کو وہ ہوا جبکہ ملکوت آسمانی و زمینی یعنی دولت اسلامی خدا کی بادشاہت اسماعیلی و دولت زمینی اسحاقی دکھلائی گئی اور یہی دم کے دم میں اسمٰعیل و ہاجر کو ممالک مقدس سے مکہ میں براق پر سوار کرکے ڈال گئے اور موسے کو وقت طلب رویت در طور سینین پر جبکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر دی گئی اور مسیح کو کوہ تین پر جب کہ حسب فصل (۵) متی کے مثلهم فی الانجیل کی تفصیل کے اور حواریوں کو کوہ زیتون پر جب کہ روح قدس سے بھر کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب فصل (۳) کتاب اعمال کی پیشین گوئی کی و علی ہذا دوسرے حضرات انبیا کا حال ہے +

تنبیہ ششم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چند ہر وقت عروج تھا لیکن زمان ولادت سے تا وفات حسب ارشاد فوائد الفواد حضرت نظام الدین اولیا کے ملفوظ کے مطابق احادیث کے بنظر شہرت بارہ اوقات پر بکر معراج ہوئی بعض جسمانی و بعض عالم مثالی و بعض منامی و بعض ما بین النوم والیقظہ مراقبہ کی حالت میں و بعض آفاقی و بعض انفسی و بعض قبل از نبوت و وحی جلی و بعض بعد کو و بعض حالت ولادت و بعض حالت صغر سنی و بعض بعد از وحی جلی اور بعض میں جنت میں تشریف لے گئے و بعض میں نہیں۔ پس اس وجہ سے کہ بعض کو ایک حدیث پہونچی و بعض کو دوسری و علی ہذا صورت اختلاف پیدا ہوئی +

تنبیہ ہفتم

جب کہ حضرات انبیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تجلی حق سمجھیں پس اس سے بڑھکر اور کیا صورت ہو جیسے

بعض کے ارشادات سابق لکھے گئے - تو ہم کو کچھ لازم نہیں کہ کسیطرحکی کوئی بات بطرز شاعرانہ نسبت حضور لکھیں جسمیں مبالغہ وغلو کو دخل ہو کیونکہ منفسہ حالات عجیبہ کیا کچھ کم ہیں - اور اپنا مذہب تو وہ ہے جو قرآن واحادیث سے ظاہر ہو نہ انکی کسیکے مذہبکے ہم طرفدار ہوں - پہر عالم شہادت کی بات کو عالم شہادت پر اور مثال کی بات کو عالم مثال پر اور خواب کی بات کو عالم خواب پر اور مراقبہ کی بات کو مراقبہ پر غرض ہر محل کی بات کو اوسکے محل پر لکھنے چاہتے ہیں واللہ الموافق

باب اول

معراج اول کے بیان میں

(جو متعلق بجسم ہے)

مخفی نرہے کہ پہلی کتاب میں لکھا ہوا تہا کہ خداوند جب تشریف لاوے گا - زمین کی سیر کرے گا پس جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز اس جہان کے ہوئے ابر رحمت آغوش میں اوٹھا لے گیا اور آواز آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم کی سیر کراؤ تا کہ آپ کے نام سے پہچانیں اور شاہد بکرم پر لے جاؤ - پس سیر کرا کر وہ ابر آپ کو واپس لایا جیسے اکثر مولود خوان اوسکو پڑہتے ہیں +

باب دوم

بیان معراج دوم جسمانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں

مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل آئے کہ آپ لڑکوں میں کہیل رہے تہے - پس آپ کو جبرئیل نے پکڑا اور گرایا تو شق کیا آپ کے دل کو اور نکالا اوس سے خون بستہ - پس فرمایا کہ یہ حظ شیطان ہے تم سے پہر دہویا اوسکو طشت سونے میں آب زمزم سے پہر ملایا اوسکو پہر لوٹایا اوسکی جگہ اور لڑکے دوڑتے ہوئے آئے - اپنی ماں پاس یعنی حلیمہ دودہ پلانے والی پاس - پس کہا کہ محمد قتل کیے گئے تو جیتے آدمی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اس حالت میں کہ حضور متغیر اللون تہے اور انس کہتے ہیں کہ سینہ مبارک میں اوس سلے ہوئے کا نشان دیکہا تہا - حدیث تمام ہوئی - یعنی تاکہ پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کے لعب میں شامل نہ ہوں اور

بسبب سودا ہوتا ہے اور شیطان کی روح کا تعلق نار سموم سے حسب قرآن ہے اور جسمین سوداویت غالب اوسمین اثر شیطان زیادہ ہوتا ہے ایسے ہی مجنون کو دیوانہ یعنے دیو لگا ہوا کہتے ہین جیسے اسکی تحقیق رسالہ کواکب دریہ ترجمہ مشکوۃ مین ہمنے بہت کچھ کی ہے ✤

باب سوم

معراج سوم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

مخفی نہ رہے کہ چھہ ماہ تک قبل از وحی جلی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین الہام سے معراج ہوا حضرت صدیقہ فرماتی ہین کہ جو دیکھتے وہ مثل فلق صبح ظاہر ہوتا اور بعد مثل صلصلۃ جرس کے آواز سرمدی کے الہام ہوتا ۔ یہ بھی معراج ہے جسسے اکثر اولیا اس فرقہ کے آشنا ہین ✤

باب چہارم

مخفی نہ رہے کہ اس عرصہ شش ماہ کے قریب مین ایک معراج عظیم الشان ہوا جسمین بیت مقدس و ہفت طبق آسمانونکی سیر خواب مین فرمائی پس ہر ایراد مخالف نادرست ہی ۔ اور مسلم مین حدیث ایسی مروی ہے جو دلالت اس مذکور پر کرتی ہے کہ مین سنے انس بن مالک سے سنا کہ ہم کو حدیث کی اوس رات سے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اسرا کیگئی مسجد کعبہ سے کہ آئے آپ کے پاس تین نفر پہلے اس کے کہ وحی کیجاوے آپ کیطرف کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خواب مین تھے مسجد حرام مین اور چلا سے ۔ حدیث اوسکے قصے کے ساتھ مثل حدیث ثابت بنانی کی اور مقدم کیا کچھہ اور موخر کیا زیادہ کیا اور کم کیا ۔ اور یہ معراج وہ ہے جسکی طرف سورہ نجم قران شریف مین اشارہ ہے کہ البتہ دیکھا محمد نے روح اعظم کو یعنی افق اعلے مین ۔ بار دگر سدرۃ المنتہی کے پاس جسکے پاس جنت ماوا ہے اور جبرئیل کا مقام افق اعلے مین نہین بلکہ افق مبین عالم شہادت اور ملکوت مین ہے اور افق اعلے پر روح اعظم ہے جیسے ہم نے اپنے پہلے تنبیہ مین بیان کیا ۔ پس سورہ نجم مین افق اعلے پر روح اعظم کا ذکر ہے اور سورہ کورت مین افق مبین کا ذکر ہے ۔ جہان مقام جبرئیل ہے اور یہ معراج اوسوقت ہوئی ہے کہ ہنوز ملائک کو ساتوین آسمان کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر نہ تھی اور ہنوز نماز کی فرض نہ ہوئی تھی جسکی اسلام مین بہت تاکید

ہے ۵ روز محشر کہ جان گداز بود + اولین پرسش نماز بود + پس اس سے نماز فرض ہوئی چنانچہ
ثابت بنانی سے مسلم نے روایت کی انہوں نے انس سے کی۔ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ میرے پاس لایا گیا براق اور وہ دابہ ہے سفید حمار سے لنبا خچر سے کم رکھے اپنا کہر اپنی نظر کی
منتہا پر۔ فرمایا کہ مین اوسپر سوار ہوا یہان تک کہ لایا گیا مین بیت مقدس مین فرمایا کہ مین نے اوسکو باندہا
اوس حلقہ سے جس سے انبیا باندہتے۔ فرمایا مین داخل ہوا مسجد مین اور پڑہین اوسمین دو رکعتین۔ پہر مین
نکلا۔ کہ لائے میرے پاس جبرئیل شراب کا ظرف اور دودہ کا ظرف تو اختیار کیا مین نے دودہ کو
پس جبرئیل نے کہا کہ آپنے فطرت اختیار کی۔ پہر چڑہایا مجھکو آسمان تک تا آخر جسکا مطلب قریب ہے
بخاری کی روایت کے جو مالک سے کی جسکا ذکر آتا ہے پس اس سے مستفاد ہوا کہ دوسرے
انبیا کو بھی براق آیا ہے اور کتاب بدء خلق بخاری پارہ سیزدہم مین مالک بن صعصعہ سے
روایت ہی مگر اس قدر قصہ جو مذکور ہوا وہ نہین اور قریب اوسکے مسلم مین ہے اور روایت بخاری
کا ترجمہ یون ہے اس حال مین کہ مین تھا بیت کے پاس سونے وجاگنے کے درمیان۔ پس ذکر کیا ایک
مرد کا دو مردون مین یعنے تین ملائکہ کا پس لایا گیا مین حکمت وایمان سے بہرا ہوا سونے کا طشت پس
شق کیا گیا نحر سے مراق شکم تک پہر دہویا گیا شکم آب زمزم سے پہر بہر دیا حکمت وایمان سے اور لایا گیا
مجھکو دابہ سفید خچر سے کم خر سے بلند کہ مین چلا جبرئیل کے ساتھ تا آنکہ آئے ہم آسمان دنیا کو۔ کہا گیا کون ہے
یہ کہا گیا جبرئیل کہا اور تیرے ساتھ کون ہی کہا گیا محمد ﷺ سوال کیا گیا کیا رسالت کی گئی آپ کیطرف کہا ہان
کہا مرحبا آپ کو اور اچھا آنے والا ہے جو آیا۔ تو آیا مین آدم پاس کہ مین نے اونپر سلام کیا۔ جواب دیا مرحبا
تم کو نبی وبیٹے۔ پس آئے ہم دوسرے آسمان کو۔ کہا گیا کون ہے یہ کہا جبرئیل کہا تیرے ساتھ کون
ہے۔ کہا محمد کہا گیا کہ آیا رسالت کی گئی ہے آپ کیطرف۔ کہا ہان۔ کہا گیا آپ کو مرحبا اور البتہ اچھا
ہے آنے والا جو آیا پس آیا مین عیلے ویحیلے پاس کہ اون دونون نے کہا مرحبا آپ کو بہائی ونبی
پس آئے ہم تیسرے آسمان کو کہا گیا کون ہے یہ کہا گیا جبرئیل کہا گیا کون ہے تیرے ساتھ کہا
کیا محمد پوچہا گیا کیا رسالت کی گئی ہی آپ کیطرف کہا ہان کہا گیا آپ کو مرحبا اور البتہ اچھا ہے وہ
جو آیا۔ پس آیا مین یوسف پاس۔ پس مین نے اونپر سلام کیا تو جواب دیا مرحبا آپ کو برادر ونبی۔
پس آئے ہم چوتھے آسمان پر کہا گیا کون ہی یہ کہا جبرئیل کہا گیا کون ہے تیرے ساتھ کہا گیا محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کہا گیا آیا رسالت کی گئی ہی آپ کیطرف کہا گیا ہان کہا گیا آپ کو مرحبا اور اچھا ہی آنیوالا
جو آیا۔ پس آئے ہم ادریس کے پاس تو مین نے اونپر سلام کیا اوسکا جواب دیا۔ مرحبا آپ کو برادر و نبی
پس آئے ہم پانچوین آسمان کو کہا گیا کون ہی یہ کہا گیا جبرئیل کہا گیا کون ہے تیرے ساتھ کہا گیا محمد
کہا گیا کیا رسالت کی گئی آپ کیطرف کہا گیا ہان کہا آپ کو مرحبا اور اچھا ہے آنے والا جو آیا۔
پس آئے ہم ہارون کے پاس کہ مین نے سلام کیا اونپر پس کہا آپ کو مرحبا بھائی و نبی پس آئے
ہم چھٹے آسمان کو کہا گیا کون ہی یہ کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور تیرے ساتھ کون ہی کہا محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کہا گیا اور رسالت کیگئی ہے آپ کیطرف کہا ہان کہا گیا آپ کو مرحبا اور اچھا ہے آنیوالا
جو آیا۔ تو آیا مین موسے پاس اور مین نے سلام کیا اونپر تو کہا آپ کو مرحبا پس جب مین نے تجاوز
کیا موسے روئے پس کہا گیا کس شے نے تجھکو رلایا کہا اے میرے رب اس ستجمع مرد کی امت
مین سے جو بہیجے گئے ہین میرے بعد داخل ہونگے جنت مین اوس سے افضل جو میری امت سے
داخل ہونگے پس آئے ہم ساتوین آسمان کو کہا گیا کون ہے یہ کہا گیا جبرئیل کہا گیا ہے کون
تیرے ساتھ کہا گیا محمد کہا گیا کیا رسالت کی گئی ہے آپ کیطرف کہا ہان کہا گیا آپ کو مرحبا اور اچھا ہے
آنے والا جو آیا۔ پس آیا مین ابراہیم پاس تو مین نے اونپر سلام کیا اونہون نے فرمایا تم کو مرحبا بیٹے و نبی
پس اوٹھائے گئے میرے طرف بیت معمور اوسکو مین نے جبرئیل سے دریافت کیا تو کہا یہ بیت
معمور ہے اوسمین نماز پڑہتے ہین ہر روز ستر ہزار فرشتے جو نکلین پہر عود نکرین یہ آخر ہین اوسکے جو اونپر
ہین اور لائی گئی میریطرف سدرۃ المنتہی ناگہان اوسکے بیر مثل ہاتھون ہجر کی تہی اور اوس کے
پتے ہاتہیونکے کان جیسے اوسکے جڑ مین چار نہرین ہین دو نہرین باطن اور دو نہرین ظاہر پس
جبرئیل سے مین نے دریافت کیا پس کہا دو باطن نہرین تو جنت مین ہین اور دو ظاہر وہ فرات
و نیل ہین پس فرض کیگئی میرے اوپر پچاس نمازین تو لوٹا تا آنکہ موسے پاس آیا تو عرض کیا۔
موسے نے کہ آپنے کیا کیا مین نے کہا فرض کیگئین مجہپر پچاس نماز کہا مین آدمیونکو تجہسے زیادہ
جانتا ہون مین نے اسرائیل سے سخت برتاؤ کیا ہے آپ کی امت طاقت نہ رکہے گی پس جا سے
اپنے رب کیطرف اور سوال کیجیے اوس سے پس مین لوٹا کہ مین نے اوس سے سوال کیا پس
کہا اوسکو چالیس۔ پہر اوسکی مثل تیس پہر اوسکے مثل پس کیئن بیس پہر اوسکی مثل دس پہر آیا مین